باب 5

پاکستان کا نظامِ تعلیم
(Education System of Pakistan)

تدریسی مقاصد

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- اسلام اور 1973ء کے دستور کی روشنی میں تصورِ تعلیم کی وضاحت کر سکیں۔

2- پاکستان کے نظام تعلیم کے اہم خدوخال (پرائمری، ایلیمنٹری، سیکنڈری، ہائیر اور پروفیشنل تعلیم) پر گفت گو کر سکیں۔

3- پاکستان میں پروفیشنل، ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم کو ایک دھارے میں لانے کے لیے حالیہ اقدامات بیان کر سکیں۔

4- پاکستان میں خصوصی تعلیم کی ترقی کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر گفت گو کر سکیں۔

5- پاکستان میں مدرسہ نظام تعلیم کے اہم خدوخال اور اسے قومی دھارے میں لانے کی ضرورت بیان کر سکیں۔

6- پاکستان میں فاصلاتی تعلیم کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

7- پاکستان میں فاصلاتی تعلیم کے ذرائع بیان کر سکیں۔

8- پاکستان میں تصور تعلیم اور اس کو درپیش چیلنجز کی سمجھ بوجھ حاصل کر سکیں۔

9- پاکستان میں مختلف نظام ہائے تعلیم کو سمجھ سکیں۔

10- پاکستان میں عام تعلیم کا تعلق پروفیشنل، ووکیشنل، خصوصی، مدرسہ اور فاصلاتی تعلیم سے قائم کر سکیں۔

11- پاکستان میں تعلیم پر مبنی معاشرے کی مختلف حالتیں سمجھ سکیں۔

12- پاکستان میں مختلف نظام ہائے تعلیم کے مسائل پر بحث کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

تعلیم کا تصور (Concept of Education)

انگریزی میں تعلیم کے لیے لفظ ایجوکیشن (Education) استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی تربیت دینا، نشوونما کرنا، کسی خاص سمت میں راہ نمائی کرنا اور مخفی صلاحیتوں کو جلا دینا کے ہیں۔ تعلیم عربی کے لفظ علم سے ماخوذ ہے۔ علم کے معنی جاننا، پہچاننا یا کسی حقیقت کا ادراک حاصل کرنا ہیں۔ تعلیم کے معنی بتانا، پڑھانا، بار بار اور کثرت سے خبر دینے کے ہیں۔ تعلیم محض علم پہنچانے کا نام نہیں ہے بلکہ معاشرتی تربیت، اَخلاق اور کردار کی تعمیر بھی اس میں شامل ہے۔ اس طرح تعلیم یا ایجوکیشن کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کے اندر کھلی یا چھپی جو صلاحیتیں قدرت نے رکھی ہیں ان کو بروئے کار لانے میں مدد دینا تعلیم یا ایجوکیشن ہے۔ مختلف مفکرین نے تعلیم کو معرفت الٰہی کے حصول، تکمیل خودی، تعمیل احکامات خداوندی اور تسخیر کائنات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اصطلاحی طور پر تعلیم ایسا عمل ہے جس کے ذریعے سے معاشرے کے افراد کی تربیت اور نشوونما کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں افراد کو معاشرے کے کام یاب ارکان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔

مختلف ماہرین تعلیم نے تعلیم کا مفہوم واضح کرنے کے لیے مختلف تعریفیں کی ہیں۔ بعض نے تعلیم کو سچائی کی تلاش کا عمل قرار دیا

ہے۔ کچھ ماہرینِ تعلیم کہتے ہیں کہ تعلیم انسان کو انسان بناتی ہے۔ کچھ ماہرینِ تعلیم کے نزدیک تعلیم معاشرے کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کا عمل ہے۔ کچھ کی رائے میں تعلیم قوم کے تہذیبی ورثے کی حفاظت کرتی ہے، اس کی اصلاح کرتی ہے اور قومی ثقافت کو نسل در نسل منتقل کرتی ہے۔

تعلیم کے بارے میں مختلف معاشروں میں مختلف تصورات پائے جاتے ہیں۔ ہمیشہ سے معاشرے کی یہ خواہش رہی ہے کہ اس کا نظریہ حیات اور ثقافت محفوظ رہے اور آئندہ نسل کو منتقل ہوتی رہے۔ انسان کی اگلی نسل اپنی سوچ اور ضرورت کے مطابق اس میں اصلاح و ترامیم کرتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے اب تک جاری ہے۔ تہذیب و ثقافت کی حفاظت اور اس کے مطابق مستقبل کے معاشرے کی تربیت تعلیم کے اہم فرائض میں شامل ہے۔ نظریہ حیات اور اپنی ثقافت کے تحفظ کے لیے ہر معاشرہ تعلیمی ادارے قائم کرتا ہے، اس طرح ہر معاشرے کا ثقافتی اور تہذیبی ورثہ ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہو رہا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

معاشرے میں پیدا ہونے والی معاشرتی تبدیلیاں مقاصدِ تعلیم اور نظامِ تعلیم کی تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔ تعلیم کے بدل جانے سے معاشرے میں بھی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ کسی معاشرے کا جیسا نظامِ تعلیم ہوتا ہے ویسا ہی معاشرہ اس سے تشکیل پاتا ہے۔ جیسا معاشرہ ہوتا ہے ویسی ہی اس کی تہذیب و ثقافت ہوتی ہے، اسی کے مطابق مقاصدِ تعلیم طے پاتے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تعلیم کے ذریعے سے عربوں کی ثقافت کی تشکیلِ نو کی اور ان کی معاشرتی اور معاشی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ایسی تبدیلیاں پیدا کیں کہ وہ قوم جو آپ رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کے وقت کسی شمار میں نہ تھی وہ اپنی تعلیم اور ثقافت بدل جانے سے صنعت و حرفت، سائنس، معاشیات اور معاشرت میں دنیا کی امام بن گئی۔

پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مقاصد
(Goals of Education System of Pakistan)

پاکستان کی تمام تعلیمی پالیسیوں میں اس امر کی واضح نشان دہی کی گئی ہے کہ طلبہ و طالبات اسلامی نظریۂ حیات کے زریں اصولوں کے مطابق ایک ذمہ دار تعلیم یافتہ شہری کی حیثیت سے مثالی افکار و کردار کے مالک بن سکیں۔ دستور پاکستان 1973 میں بھی پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مقاصد بیان کر دیے گئے ہیں۔ جن میں نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان میں بننے والی بیشتر تعلیمی پالیسیوں کے عمومی مقاصدِ تعلیم کا خلاصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے:-

i- تربیتِ اساتذہ کے لیے مؤثر ڈھانچا تشکیل دینا۔

ii- نصاب کو قرآن اور اسلامی اصولوں کے عین مطابق ڈھالنا۔

iii- کمپیوٹر کو کمرا جماعت میں مؤثر تعلم کے لیے استعمال کرنا۔

iv- نصاب اور درسی کتب کو از سرِ نو مرتب کرنا۔

v- شرحِ خواندگی میں اضافہ کرنا اور خواتین کی تعلیم پر توجہ دینا۔

vi- طلبہ کو پیشہ ورانہ اور فنی تعلیم کے حصول کے لیے تیار کرنا۔

vii- غریب اور نادار طلبہ کو مفت تعلیم دینے کے لیے نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرنا۔

Web Version of PCTB Textbook

viii- تحقیق کے شعبہ میں وسعت کے ذریعے سے اعلیٰ تعلیم کو بین الاقوامی معیار پر لانا۔
ix- نظریہ پاکستان کا تحفظ کرنا اور اسے انفرادی اور قومی زندگی کا لائحہ عمل بنانا۔
x- ہر بچے کو یکساں طور پر تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرنا، فرد اور معاشرے کی نشوونما اور جمہوریت کو فروغ دینا۔
xi- ہر سطح پر جائزہ کے نظام کو بہتر بنانا تاکہ تعلیمی معیار بلند ہو سکے۔

پاکستان کے نظام تعلیم کے اہم خدوخال
(پرائمری، ایلیمنٹری، سیکنڈری، ہائیر اور پروفیشنل تعلیم)

Main Features of the Education System in Pakistan

(Primary, Elementary, Secondary, Higher Secondary and Professional Education)

پاکستان میں تعلیم کے درج ذیل اہم مدارج ہیں:-

پرائمری اور ایلیمنٹری تعلیم (Primary and Elementary Education)

پاکستان میں پہلی سے پانچویں جماعت تک کی تعلیم کو پرائمری تعلیم کہا جاتا ہے۔ جب کہ پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیم مجموعی طور پر ایلیمنٹری یا ابتدائی تعلیم کہلاتی ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے سکول میں داخلے کے بعد آٹھ سال درکار ہوتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کسی بھی ملک کے نظام تعلیم کی بنیاد ہوتی ہے اور اس کو شرح خواندگی میں اضافے کے لیے بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ ملکی استحکام، قومی اتحاد اور سماجی بہبود کے لیے ابتدائی تعلیم انتہائی اہم ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے ہر ملک اپنے بچوں کی ابتدائی تعلیم پر کثیر سرمایہ خرچ کرتا ہے۔

ثانوی تعلیم (Secondary Education)

نویں اور دسویں جماعتوں کی تعلیم سیکنڈری تعلیم کہلاتی ہے۔ اس تعلیم کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ تعلیم، ابتدائی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے درمیان ایک پُل کا کام دیتی ہے۔ اس درجے میں آرٹس، سائنس، کمپیوٹر سائنس اور کامرس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں سے طلبہ کے مستقبل کے لیے خدوخال واضح ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ثانوی تعلیم اگلے مدارج کے لیے ایک لانچنگ پیڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اعلیٰ ثانوی تعلیم (Higher Secondary Education)

ہائیر سیکنڈری تعلیم میں گیارھویں اور بارھویں جماعتیں شامل ہیں۔ اس سکیم کے تحت چلنے والے سکولوں کو ہائیر سیکنڈری سکول کا نام دیا گیا ہے۔ اس درجے میں مضامین کے زیادہ گروپ بنا دیے جاتے ہیں، تاکہ طلبہ وطالبات پیشہ ورانہ یا اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں داخلہ لے سکیں۔ اس وقت گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے طلبہ وطالبات ہائیر سیکنڈری سکولوں یا کالجوں میں بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ نویں سے بارھویں جماعتوں کے امتحانات کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن منعقد کرواتا ہے۔

پروفیشنل تعلیم (Professional Education)

ہائیر سیکنڈری تعلیم مکمل کرنے کے بعد طلبہ اعلیٰ تعلیم یا پیشہ ورانہ تعلیم کے اداروں میں داخلہ لیتے ہیں۔ عام کالجوں میں گریجوایشن کی تعلیم دو سال میں مکمل ہو جاتی ہے۔ پوسٹ گریجوایشن کے لیے مزید دو سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اب مختلف جامعات (Universities) کے زیرِ اہتمام انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کے بعد چار سالہ گریجوایشن پروگرام بھی جاری ہیں۔ جن کالجز میں انٹرمیڈیٹ کے

Web Version of PCTB Textbook

بعد دوسالہ گریجوایشن (ADP) کرائی جاتی ہے انھیں ایسوسی ایٹ کالجز اور جن میں چار سالہ گریجوایشن (BS) کرائی جاتی ہے انھیں گریجوایٹ کالجز کہا جاتا ہے۔ یونی ورسٹیوں کے بہت سے شعبوں میں ڈاکٹریٹ کے مرحلے تک تعلیم کی سہولتیں موجود ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یا پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے والے لوگ کسی ملک کی ترقی وخوش حالی کی بنیاد بنتے ہیں اور اپنے ملک کی سائنسی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں پروفیشنل، ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم
(Professional, Technical and Vocational Education in Pakistan)

پروفیشنل یا پیشہ ورانہ تعلیم سے ایسی تعلیم مراد لی جاتی ہے جس کے حصول کے بعد لوگ مختلف پیشے اختیار کر کے اپنی روزی کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ تمام تعلیمی پالیسیوں میں پیشہ ورانہ تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس حوالے سے چند اہم شعبوں کا ذکر کیا جا رہا ہے:-

میڈیکل (طب) کی تعلیم (Medical Education)

انسانی صحت کو قائم رکھنے کے لیے کسی بھی معاشرے میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کا ہونا ضروری ہے۔ انسانی جان اور صحت کو ہر معاشرہ میں بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ ہر انسان کو اپنی زندگی میں علاج کی ضرورت پیش آتی ہے۔ پاکستان میں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے اعلیٰ سطح پر میڈیکل کالج اور یونی ورسٹیاں قائم کی ہیں۔ جہاں ایف۔ ایس۔ سی کے بعد طلبہ کو انٹری ٹیسٹ کے ذریعے سے داخلہ ملتا ہے۔ نرسنگ اور ہسپتالوں میں کام کرنے والے دوسرے عملے کی تربیت کے لیے بھی ادارے قائم کیے جا چکے ہیں۔

انجینئرنگ کی تعلیم (Engineering Education)

ملکی صنعتی ترقی کے لیے انجینئرنگ کی تعلیم کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان میں انجینئرنگ کی تعلیم کے اداروں میں داخلہ کے لیے کم از کم تعلیمی قابلیت ایف۔ ایس۔ سی ہے۔ ڈگری کے حصول کے لیے کم از کم تعلیمی عرصہ چار سال ہے۔ پولی ٹیکنک ادارے، انجینئرنگ کالجز اور انجینئرنگ یونی ورسٹیاں، سول، میکینیکل، الیکٹریکل، کان کنی اور دیگر شعبوں میں تعلیم دے رہی ہیں۔

قانون کی تعلیم (Law Education)

دنیا کے تمام ممالک امن وامان قائم رکھنے اور اپنے شہریوں کے درمیان عدل وانصاف کے لیے قوانین بناتے ہیں۔ اس کے لیے قانون کی تعلیم لازمی ہوتی ہے۔ پاکستان میں جج اور وکیل بننے کے لیے ایل۔ ایل۔ بی ہونا ضروری ہے۔ قانون کی تعلیم کے اداروں میں گریجوایٹ طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ اب پانچ سالہ ایل ایل بی پروگرام بھی جاری ہیں جن میں انٹرمیڈیٹ کے بعد داخلہ لیا جاتا ہے۔ مزید برآں پاکستان کی یونی ورسٹیوں میں ایل ایل ایم (قانون میں ایم فل)، ایل ایل ڈی (ڈاکٹریٹ ان لاز) اور شریعہ لا کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔

زرعی تعلیم (Agriculture Education)

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ ملک کی بیشتر آبادی دیہات میں رہتی ہے جس کا پیشہ کھیتی باڑی ہے۔ فصلوں کی کاشت اور کھیتی باڑی کے بہت پرانے طریقے استعمال کیے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے زمینوں سے بہت کم پیداوار حاصل ہوتی تھی۔ حکومت نے زراعت کی ترقی کے لیے مختلف سطح کے ادارے اور یونی ورسٹیاں قائم کر دی ہیں۔

بزنس اور کامرس کی تعلیم (Education of Business and Commerce)

بینکنگ، دفتری امور، تشہیر، تجارتی انتظامات اور ٹیکسٹائل کے شعبوں میں بی بی اے، بی کام، ایم کام، ایم بی اے وغیرہ کی ڈگریاں

Web Version of PCTB Textbook

رکھنے والوں کی مانگ ہے۔اس کے لیے نجی(Private)اور حکومت کے قائم کردہ ادارے اور کمرشل کالج ہر شہر میں کام کر رہے ہیں۔

کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم (Education of Computer and Information Technology)

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ اور رسل و رسائل اس حد تک ترقی کر چکے ہیں کہ دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے۔کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اس میدان میں بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ان کی بدولت زندگی کے ہر شعبے میں بہت تیزی سے تبدیلیاں آ رہی ہیں۔کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایسے علوم ہیں جن کی تعلیم وقت کی ضرورت ہے۔کمپیوٹر جاننے والے بہت اچھی روزی کما رہے ہیں۔حکومت اور پرائیویٹ ادارے ہر جگہ کمپیوٹر کی تعلیم کا بندوبست کر رہے ہیں۔

ہوم اکنامکس (Home Economics)

ملکی ترقی میں مردوں کی طرح خواتین بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔معاشرے اور ثقافت کی ترقی اور تشکیل نو خواتین کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ہوم اکنامکس کی تعلیم کی بدولت خاتونِ خانہ گھریلو بجٹ بنا کر گھر کو بہتر طریقے سے چلا سکتی ہے۔تعلیم یافتہ خواتین خانہ گھریلو کام کاج اور اپنے بچوں کی نشوونما بہت اچھے طریقے سے انجام دے سکتی ہیں۔خواتین کی تربیت کے اداروں میں امور خانہ داری کے مضامین سکول سے یونیورسٹی کی سطح تک متعارف کرائے جا چکے ہیں۔اس کے لیے علیحدہ کالج بھی موجود ہیں۔

تربیت اساتذہ (Teacher Training)

ہر ملک کے نظام تعلیم میں اساتذہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔نظام تعلیم کو سنوارنے اور اسے عروج پر پہنچانے کا ذمہ دار استاد ہوتا ہے۔معاشرے کے سماجی ڈھانچے اور معاشی استحکام کی ذمہ داری بھی استاد پر عائد ہوتی ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم دی جائے تو ہمیں اساتذہ کی تعلیم اور تربیت کو معیاری بنانا ہوگا۔پاکستان میں مختلف سطح کے مختلف تربیتی ادارے اور یونی ورسٹیاں مستقبل کے اساتذہ کی تربیت کا اہتمام کر رہی ہیں۔عام طور پر گریجوایشن کے بعد ان اداروں میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔کھیلوں اور جسمانی تعلیم کے فروغ کے علیحدہ ادارے قائم کیے گئے ہیں۔

مزید جانیے!

قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ(QAED)، پنجاب میں اساتذہ کی تربیت کے لیے ایک ادارہ ہے۔

پاکستان میں سپیشل تعلیم (Special Education in Pakistan)

خصوصی افراد بھی معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں۔اِن میں نابینا، گونگے، بہرے اور دیگر خصوصی افراد شامل ہیں۔ان کی تعلیم و تربیت کے لیے ملک میں خصوصی تعلیم کے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔حکومت نے خصوصی بچوں کی تعلیم اور بحالی کے لیے خطیر رقم مختص کی ہے اور سرکاری اداروں اور ملازمتوں میں خصوصی افراد کے لیے 2 فیصد کوٹہ مقرر کیا ہے۔

پاکستان میں مدارس کا نظام تعلیم (Madrassa Education System in Pakistan)

عام تعلیم کے لیے سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے متوازی مذہبی تعلیم کے مدارس کا ایک وسیع نظام موجود ہے۔مدارس کے نظام کا مقصد اسلامی علوم کی اشاعت اور عربی زبان کا فروغ ہے۔یہ مدارس عام طور پر مساجد سے ملحق ہیں۔ان مدارس میں ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ مدارج تک مفت تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔نجی تعلیمی ادارے اور مدارس مذہبی اور عام تعلیم کی اشاعت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ہم

Web Version of PCTB Textbook

نصابی سرگرمیوں، پیشہ ورانہ علوم اور کمپیوٹر کی تعلیم کو ان کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ موجودہ تعلیمی پالیسی کے مطابق حکومت کی کوشش ہے کہ ان میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی علوم بھی پڑھائے جائیں تا کہ یہاں سے فارغ التحصیل طلبہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔ مدارس کی تعلیم کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لیے پنجاب کی سطح پر مدرسہ ایجوکیشن کا ڈائریکٹوریٹ قائم کیا گیا ہے۔

پاکستان میں فاصلاتی نظام تعلیم (Distance Education System in Pakistan)

فاصلاتی تعلیم کے لیے اسلام آباد میں پیپلز اوپن یونیورسٹی قائم کی گئی جس کا بعد میں نام بدل کر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی رکھ دیا گیا۔ یہ یونیورسٹی ملک میں فاصلاتی تعلیم کا بندوبست کرتی ہے۔ اس کے ذیلی علاقائی دفاتر سارے پاکستان میں قائم ہیں۔ جہاں طالب علم گھر بیٹھے میٹرک سے لے کر ایم فل اور پی ایچ ڈی تک کی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرز پر قائم ورچوئل یونیورسٹی اور دیگر یونیورسٹیاں فاصلاتی نظام تعلیم کے ذریعے سے سائنس، آرٹس، کمپیوٹر اور دیگر مضامین کی تعلیمی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ ان میں کئی مکینیکل کورسز اور تربیت اساتذہ کے بی ایڈ اور ایم ایڈ پروگرام بھی جاری ہیں۔ فاصلاتی تعلیم کے فروغ کے لیے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا سے بھی بھرپور کام لیا جا رہا ہے۔ فاصلاتی تعلیم سے ایسے ملازمت پیشہ یا اپنا کام کاج کرنے والے نوجوان استفادہ کر سکتے ہیں جو کسی وجہ سے باقاعدہ تعلیمی اداروں میں جانے سے قاصر ہیں۔

عام تعلیم کے تصور کے حوالے سے پاکستانی نظام تعلیم

(Education System of Pakistan with Reference to General Education)

عام تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جس کا اہتمام سکولوں، کالجوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں کیا جاتا ہے لیکن ایسی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کوئی شخص کسی شعبے کا ماہر نہیں بنتا۔ سائنس اور پیشہ ورانہ تعلیم کے علاوہ ہر شعبے کی تعلیم کو عام تعلیم میں شمار کیا جاتا ہے۔ عام لوگوں کو خواندہ بنانے کے لیے جس سطح کی تعلیم ضروری خیال کی جاتی ہے عام تعلیم ہے۔ اس میں میٹرک، ایف۔ اے، بی اے (اے ڈی پی) اور ایم۔ اے تک کی تعلیم کو شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس سطح کی تعلیم ملک کے تمام شہریوں کے لیے لازمی سمجھی جاتی ہے۔ پاکستان کے تمام بچے سکول میں داخل نہیں ہوتے اور جو داخل ہوتے ہیں ان میں سے بھی تقریباً پچاس فی صد بچے ابتدائی تعلیم مکمل ہونے سے پہلے سکول چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ ابتدائی تعلیم سے مراد آٹھویں درجہ تک کی تعلیم ہے۔ لہٰذا قریہ قریہ، گاؤں گاؤں سکول اور مدارس قائم کیے جائیں تا کہ پاکستان کے ہر شہری کو تعلیمی سہولت میسر آ سکے اور ملک سے ناخواندگی کو دور کیا جا سکے۔ کیوں کہ ناخواندگی ملک کی سلامتی اور فلاح و بہبود کے لیے سب سے بڑا خطرہ، ملک وقوم کی ترقی اور خوش حالی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس لیے تعلیم سب کے لیے ہونی چاہیے۔ ناخواندگی کے خاتمے کے لیے تعلیم بالغاں کے مراکز قائم کیے جائیں۔ اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ سے بھی مدد حاصل کی جائے۔

تعلیم کے حصول کے طریقے (Modes of Education)

انسان تین طریقوں سے تعلیم حاصل کرتا ہے:۔

i۔ رسمی تعلیم (Formal Education)

واضح اور طے شدہ مقاصد کے تحت مقررہ نصاب اور مشاغل کے ذریعے معاشرے کے مقرر کردہ اساتذہ مخصوص طریقہ ہائے تدریس استعمال کر کے تعلیمی اداروں میں جو تعلیم دیتے ہیں وہ رسمی تعلیم کہلاتی ہے۔ طے شدہ تعلیمی مقاصد، نصاب تعلیم اور مخصوص اداروں کے

Web Version of PCTB Textbook

ذریعے سے معاشرہ اپنی آئندہ نسل کا رخ متعین کرتا ہے۔سکول، کالج اور یونیورسٹیاں رسمی تعلیم کی مثالیں ہیں۔

ii۔ نیم رسمی تعلیم (Non Formal Education)

یہ تعلیم بھی دراصل رسمی تعلیم ہی کا ایک حصہ ہوتی ہے۔تعلیمی مقاصد اور نصاب بھی طے شدہ ہوتا ہے لیکن باقاعدہ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی کلاسز، تعلیم بالغاں کے مراکز، مختلف کلاسز کے مختلف مضامین کی تیاری کے لیے ٹیوشن سنٹرز اور اکیڈمیز غیر رسمی تعلیم کی مثالیں ہیں۔اس تعلیم کے لیے مختلف اساتذہ سے جز وقتی کام لے کر مختلف کورسز کی تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے جب کہ اساتذہ کی باقاعدہ بھرتی عمل میں نہیں آتی۔

iii۔ غیر رسمی تعلیم (Informal Education)

غیر رسمی تعلیم باقاعدہ اداروں سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی شعوری انداز میں مقاصد تعلیم کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔گھر میں، گلی محلے میں، دوستوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے، بازار میں، مسجد میں انسان بہت کچھ سیکھتا ہے یہ سب غیر رسمی تعلیم کا طریقہ ہے۔غیر رسمی تعلیم کے لیے جگہ، وقت اور نصاب کا تعین نہیں ہوتا۔ایسی تعلیم کا سب سے بڑا اور اولین مرکز گھر ہے۔گھر اور خاندان کے بہت سے رسم و رواج آدمی خود بخود سیکھتا ہے۔کاشت کار کا بیٹا اپنے والدین کا ہاتھ بٹانے میں کاشت کاری سیکھ لیتا ہے، لوہار کا بیٹا لوہے کا کام اور ترکھان کا بیٹا لکڑی کا کام سیکھ جاتا ہے۔غیر رسمی تعلیم کے لیے کسی درجے کا تعین نہیں ہوتا انسان ساری زندگی یہ تعلیم حاصل کرتا رہتا ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

پاکستان میں تعلیم کا تصور (Concept of Education in Pakistan)

دنیا کی مختلف اقوام کا نظریہ حیات اور مقاصد حیات دوسری اقوام سے مختلف ہوتے ہیں۔اس لیے ہر معاشرہ اپنی ثقافت اور نظریہ حیات کے مطابق اپنا نظام تعلیم مرتب کرتا ہے۔اس لیے ہر قوم کا نظام تعلیم دوسری اقوام سے مختلف ہوتا ہے۔مغربی اقوام اور دنیا کے دوسرے نظاموں کے مقابلے میں مسلمانوں کے مقاصد حیات اور نظریہ حیات الگ حیثیت رکھتے ہیں۔اس لیے اسلام کا تصورِ تعلیم اور نظامِ تعلیم بھی دوسری اقوام سے مختلف ہے۔اسلامی نظام تعلیم کا مقصد فرد کو نیک اور صالح بندہ بنانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی

Web Version of PCTB Textbook

گزارے۔اسلامی معاشرے کے نصاب تعلیم میں قرآن وسنت اوراس کے معاون علوم کومرکزی حیثیت حاصل ہے۔

یونانی فلسفی ارسطو انسان کومعاشرتی حیوان سمجھتا تھا۔اس کے نزدیک تعلیم کا مقصد اس حیوان کواعلیٰ درجے کا شہری بنانا تھا۔آج کا مادہ پرست معاشرہ انسان کواعلیٰ درجے کا حیوان قرار دیتا ہے جو دوسرے درجے کے حیوان سے سوچنے اور بولنے کی وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ان کے ہاں تعلیم کا اعلیٰ ترین مقصد انسان کی جسمانی صلاحیتوں کونشوونما کے مواقع فراہم کرنا اوراس کی جبلّی خواہشات کی تسکین ہے۔تعلیم ان کے ہاں انسان کی دنیوی ضروریات کو پورا کرنے کی تربیت کا ایک ذریعہ ہے۔ان کے ہاں نظام تعلیم اسی کے مطابق ترتیب پاتا ہے۔مقاصد تعلیم اور نصاب مرتب کرتے وقت ہر معاشرہ اپنی ثقافت اور نظریات کو بنیاد بناتا ہے۔

پاکستان میں تعلیمی مسائل (Challenges of Education in Pakistan)

پاکستان کا نظام تعلیم کئی مسائل کا شکار ہے جس کی وجہ سے ہم مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر پاتے۔ملک میں شرح خواندگی میں کمی کی بڑی وجہ بھی ناقص نظام تعلیم ہے۔شعبہ تعلیم کو درپیش چند مسائل درج ذیل ہیں:۔

1- فرسودہ نظام تعلیم (Out Dated Education System)

پاکستان کا نظام تعلیم کم وبیش وہی ہے جو انگریزوں کا نافذ کردہ ہے اور لارڈ میکالے نے مرتب کیا تھا۔اس کا مقصد مقامی آبادی کوغلام بنائے رکھنا تھا۔انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے باوجود ہم ابھی تک اس کے دیے ہوئے نظام تعلیم سے مکمل طور پر چھٹکارا نہیں پاسکے۔

2- نظریاتی اساس کا فقدان (Lack of Ideological Base)

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جس کی بنیاد اسلام ہے لیکن نظام تعلیم مغربی طرز کا ہے۔اس نظام میں اگر اسلام کے حوالے سے کچھ ترامیم کی جاتی ہیں تو ان کی حیثیت پیوندکاری کی ہوتی ہے۔پورے نظام کو بدلے بغیر مطلوب مقاصد کا حصول ممکن نہیں۔

3- ناقص طریقہ امتحانات (Defective Examination System)

ہمارا نظام امتحانات طلبہ کو رٹا لگانے یا پھر نقل لگانے پر مجبور کرتا ہے۔معاشرے میں لگی ہوئی زیادہ نمبروں کے حصول کی دوڑ کی وجہ سے طلبہ کا مقصد سمجھ کر تعلیم حاصل کرنے کی بجائے مختلف حربوں سے صرف زیادہ نمبر حاصل کرنا ہی بن چکا ہے۔

4- محدود تعلیمی وسائل (Limited Educational Resources)

ہمارے بجٹ میں شعبہ تعلیم کے لیے بہت کم رقم مختص کی جاتی ہے۔تعلیمی اداروں میں ناکافی عمارات،فرنیچر کی کمی اور دیگر سہولیات کا فقدان رہتا ہے۔وسائل کی یہ کمی معیاری تعلیم کے حصول کے آڑے آتی ہے۔

5- مقصد تعلیم (Aim of Education)

طلبہ کے نزدیک تعلیم حاصل کرنے کا مقصد محض ملازمت اور روزگار کا حصول رہ گیا ہے۔تعلیم کے ذریعے علم کی اعلیٰ منزل کے حصول کی بجائے کسی ادارے میں اچھی نوکری اور زیادہ تنخواہ کا خواب دل و دماغ کو روشن نہیں ہونے دیتا۔ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم سے حصول روزگار کے علاوہ حصول علم کے عظیم تر مقاصد کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

6- اساتذہ کی کمی (Shortage of Teachers)

پاکستان میں شعبہ تعلیم اساتذہ کی کمی کا شکار ہے۔پُرہجوم کلاس روم سے تدریس کے معیار میں کمی آجاتی ہے۔تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تعداد اور استعداد کار کو بڑھایا جانا چاہیے۔

Web Version of PCTB Textbook

7- ہم نصابی سرگرمیوں کا فقدان (Lack of Co-Curricular Activities)

ہم نصابی سرگرمیاں جیسا کہ کھیل، مباحثے، مشاعرے، تقاریر، مذاکرے اور مطالعاتی دورے طلبہ وطالبات کی اَخلاقی تربیت اور تعمیر شخصیت میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں ایسی سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے خاص اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اساتذہ کی توجہ بچوں کو سبق یاد کرانے اور زیادہ نمبر دلوانے کی طرف لگی رہتی ہے۔

تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز
(Suggestions for Resolving Educational Problems)

ذیل میں پاکستان میں نظام تعلیم کی بہتری اور ترقی کے لیے چند تجاویز بیان کی جاتی ہیں:۔

1- پرائمری سطح پر تعلیم لازمی قرار دی جائے اور بچوں کو بلاتفریق تعلیم کی مفت فراہمی کا بندوبست کیا جائے۔

2- سکولوں کی سطح پر درسی کتب کے ساتھ ساتھ اسٹیشنری کی بھی مفت فراہمی کا انتظام کیا جائے۔

3- قومی تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے نصاب کو جدید خطوط پر تشکیل دیا جائے۔

4- تعلیمی اداروں کو ضروری وسائل فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنی توجہ طلبہ وطالبات کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے پر مرکوز کرسکیں۔

5- اساتذہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ ماہر مضمون اساتذہ تعینات کیے جائیں اور پہلے سے موجود اساتذہ کو ریفرشر کورسز کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

6- سائنس اور ٹیکنالوجی کے نصاب کی تشکیل نو کی جائے۔ موجودہ نصاب کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے۔

7- تعلیمی اداروں میں کھیل کے میدان اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے درکار سہولتوں کو یقینی بنایا جائے۔

درج بالا اقدامات اٹھا کر ہم تعلیم سے مطلوبہ اہداف حاصل کرسکیں گے۔

Web Version of PCTB Textbook

سوالات

1- ذیل میں دیے گئے چار جوابات میں سے درست پر (✓) نشان لگائیں۔

i- انگریزی لفظ ایجوکیشن کا معنی ہے:

(الف) نشوونما کرنا (ب) سیکھنا (ج) پرکھنا (د) آگے بڑھنا

ii- پاکستان میں تعلیم کے مدارج ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

iii- ملک کی صنعتی ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے:

(الف) سائنس کی تعلیم (ب) انجینئرنگ کی تعلیم (ج) بزنس اور کامرس کی تعلیم (د) مذہبی تعلیم

iv- ایلیمنٹری تعلیم کا دورانیہ ہے:

(الف) چھے سال (ب) سات سال (ج) آٹھ سال (د) نو سال

v- اعلیٰ ثانوی تعلیم کا دوسرا نام ہے:

(الف) گریجوایشن (ب) انٹرمیڈیٹ (ج) پوسٹ گریجوایشن (د) پروفیشنل

vi- ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم تک مفت تعلیم فراہم کی جاتی ہے:

(الف) سرکاری اداروں میں (ب) نجی اداروں میں (ج) دینی مدارس میں (د) صنعتی تعلیمی اداروں میں

vii- سیکنڈری تعلیم کا دورانیہ ہے:

(الف) دوسال (ب) تین سال (ج) چارسال (د) پانچ سال

viii- انٹرمیڈیٹ کے بعد ایل ایل بی کرنے میں جتنے سال لگتے ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

ix- علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا طریقہ تدریس ہے:

(الف) غیر رسمی (ب) فاصلاتی (ج) پیچیدہ (د) ان میں کوئی نہیں

x- انسان کو معاشرتی حیوان سمجھتا تھا:

(الف) ارسطو (ب) سقراط (ج) بقراط (د) افلاطون

Web Version of PCTB Textbook

2۔ مختصر جوابات دیجیے۔

i- پاکستان میں تعلیم کے کوئی سے چار مقاصد بیان کیجیے۔

ii- پیشہ ورانہ اور عام تعلیم میں کیا فرق ہے؟

iii- غیر رسمی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

iv- تعلیم کا مفہوم لکھیں۔

v- نویں اور دسویں جماعتوں کی تعلیم کیا کہلاتی ہے؟

vi- انفارمیشن ٹیکنالوجی سے کیا مراد ہے؟

vii- خصوصی افراد کی تعلیم کیا ہوتی ہے؟

viii- فاصلاتی نظام تعلیم کا تعارف پیش کریں-

3۔ تفصیلی جوابات دیجیے۔

i- پاکستان کے تعلیمی مقاصد بیان کریں۔

ii- پیشہ ورانہ تعلیم کے چار شعبوں کی تفصیل لکھیں۔

iii- تعلیم کے مدارج تحریر کریں۔

iv- پاکستان کے تعلیمی مسائل اور ان کے حل کے لیے کم از کم آٹھ تجاویز لکھیے۔

v- درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

☆ پاکستان میں خصوصی افراد کی تعلیم ☆ پاکستان میں فاصلاتی تعلیم ☆ پاکستان میں مدرسہ نظام تعلیم

سرگرمیاں

i- طلبہ کے درمیان ایک مکالمہ کرائیں جس میں وہ پاکستان میں عام نظام تعلیم کا تعلق پروفیشنل، ووکیشنل، سپیشل، مدرسہ اور فاصلاتی تعلیم سے قائم کریں۔

ii- طلبہ کو ابتدائے بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (Early Childhood Care and Education) کے متعلق بتائیں۔